Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۳۰ رجب ۱۳۹۳ھ ، ۳۰ ظہور ۱۳۵۲ہش ، ۳۰ اگست ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۹۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ہیگ سے بخیریت فرینکفورٹ پہنچ گئے

حضورؒ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۲۹ اگست مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کو بذریعہ کیبل گرام اطلاع دی ہے کہ حضور گذشتہ بدھ کے روز (۲۲ اگست) شام کو بخیریت ہیگ (ہالینڈ) سے فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) پہنچ گئے ہیں۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"فرینکفورٹ ۲۴ اگست۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گذشتہ بدھ کے روز (۲۲ اگست) شام کو بخیریت ہیگ سے فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) پہنچ گئے ہیں۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)"

احباب حضور کی صحت و سلامتی درازی عمر اور بخیریت مراجعت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ کے صارفین بجلی کو اطلاع

محکمہ بجلی (واپڈا) ربوہ کے ایسے تمام صارفین جن کی وائرنگ حالیہ سیلاب/بارشوں سے متاثر ہوئی ہے ان سے درخواست ہے کہ نئی وائرنگ کرانے کے بعد یا ضروری مرمت کے بعد لائن سپرنٹنڈنٹ انچارج ربوہ سے رابطہ قائم کریں تاکہ آپ کے ٹیوب ویل، مکانات اور دیگر تنصیبات کو بجلی جلد از جلد بحال کی جا سکے۔ انچارج لائن سپرنٹنڈنٹ سب آفس واپڈا۔ ربوہ۔

ہنگامی خدمت کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ

ربوہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کو بیماریوں سے بچانے کیلئے مصروفِ عمل ہے

دو ہزار سے زائد افراد میں ادویات تقسیم کی گئیں

ربوہ ۲۸ اگست (نمائندہ خصوصی) سیلاب کا پانی اترنے کے ساتھ ہی ۱۳ اگست سے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ربوہ اور اس کے ماحول میں طبی امداد کا کام شروع کر دیا تھا۔ ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھک ادویہ لے کر وفود ۵۔ ۵ میل کے علاقہ میں پھیل گئے۔ اور ربوہ کے محلہ جات کے علاوہ چھنی، گمال کے، برج، برجی نئی، کھڑکن ستی والا، ڈاور، سانگرہ، پھلیوداں، ستیداں، چک پٹھان، کھوکھرانوالی، کوٹ امیر شاہ، بلوسپرا، کوٹ احمد یار میں ادویہ تقسیم کی گئیں جس کے نتیجہ میں ان علاقوں کے لوگ وبائی امراض سے محفوظ رہے۔

اب جبکہ آمد و رفت میں آسانی ہو گئی ہے انہوں نے اپنی کارکردگی کا دائرہ بھی وسیع کر دیا ہے۔ چنانچہ کل ربوہ سے سولہ میل دور تک کے دیہات میں ادویات تقسیم کی گئیں۔

ربوہ کے امدادی مرکز سے کل جو ہینڈ آؤٹ جاری کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ آج تین طبی وفود مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے امدادی مرکز سے روانہ کئے۔ جنہوں نے متاثرہ دیہات میں دو ہزار سے زائد افراد میں ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی ادویہ تقسیم کیں۔

پہلا وفد جو ۷ خدام پر مشتمل تھا چنیوٹ سے آگے بخاریاں شریف اور اس کے ملحقہ دیہات کی طرف بھجوایا گیا اس نے بخاریاں شریف کے علاوہ ننھر دمہ، رشیدہ، جبرت، لودیا اور ابو سعید وغیرہ دیہات میں گیارہ صد سے زائد مریضوں کو ادویات دیں۔ یاد رہے کہ یہ گاؤں اور قصبے ربوہ سے تیرہ اور پندرہ میل کے فاصلے پر ہیں۔ وہاں تک جانے اور واپس آنے کے لئے خدام کو قریباً ۲۸ میل کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کرنا پڑا۔

ہمارے نمائندے کے بیان کے مطابق اس علاقے میں پہلے بھی طبی امداد بھجوائی جا چکی ہے۔ لیکن وہاں بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ اس لئے مزید فوری امداد کی ضرورت تھی، جو امدادی مرکز سے خدام اور ادویات بھیج کر پوری کی گئی۔

ہینڈ آؤٹ کے مطابق دوسرا وفد احمد نگر سے آگے جگیانوالہ اور اس سے ملحقہ دیہات میں بھجوایا گیا، جو ربوہ سے تقریباً سولہ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں تک پہنچنے کا راستہ بہت دشوار گزار ہے سڑک کئی جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ کئی جگہ کیچڑ اور پانی میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ پھر گرمی کی شدت اور حبس اس پر مستزاد۔ ان تمام مشکلات کے باوجود یہ جوان ہمت خدام اس علاقے میں پہنچے اور وہاں قریباً دو صد مریضوں میں ادویات تقسیم کیں۔

تیسرا وفد ربوہ سے جنوب میں کمال کے گاؤں میں گیا۔ وہاں سات صد سے زائد افراد میں دوائیاں تقسیم کر کے واپس آگیا۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بھی وہاں دوائیوں کی امداد بھجوائی گئی تھی۔ لیکن مزید فوری ضرورت کے پیش نظر آج پھر وہاں ادویات کا ذخیرہ بھجوا دیا گیا۔ مجموعی طور پر ان تینوں وفود نے دو ہزار سے زائد افراد میں دوائیاں تقسیم کیں علاوہ ازیں تین مریض جو زیادہ بیمار تھے، ان کے لئے سپیشلسٹ ڈاکٹر سے مشورہ کر کے ان کو دوائی بھجوائی گئی۔ ہمارے نمائندے کے مطابق طبی وفود میں شامل ان خدام نے ایثار اور خدمت کے جذبے کے ساتھ یہ سارا سفر شدید گرمی اور حبس میں سائیکلوں پر اور پیدل طے کیا اور صبح ۸ بجے سے شام ۷ بجے تک خدمت میں مصروف رہے۔ خدمت کا یہ سلسلہ ابھی جاری ہے کل پھر امدادی مرکز سے طبی وفود

عوام مطلع رہیں

ایک ضروری انتباہ

ربوہ میں فوج کے امدادی مرکز کی طرف سے عوام کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سیلاب زدہ علاقے میں پلاسٹک یا لوہے کی بنی ہوئی کوئی ایسی چیز دیکھیں جو انہوں نے پہلے نہ دیکھی ہو تو اس کو ہاتھ لگانے کی کوشش نہ کریں بلکہ اپنے نزدیک ترین تھانے یا فوجی مرکز میں اس کی اطلاع دیں۔ ہاتھ لگانا خطرناک ہو سکتا ہے اور جانی نقصان کا احتمال بھی ہے۔

حال ہی میں دریا کے ساحلی علاقوں میں کئی ایسی بارودی سرنگیں دیکھنے میں آئی ہیں جن میں پھٹنے کی طاقت موجود تھی۔ چنانچہ ایک دو حادثات کی اطلاع بھی ملی ہے۔

پبلشر: مسعود احمد — پرنٹر: سید عبد الحی — مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ — مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی مصروفیات

مختصرات

انگلستان میں مقیم احمدی خواتین کو نہایت اہم اور بیش قیمت نصائح

از مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے

لنڈن ۱۲ ظہور۔ بروز اتوار (بذریعہ ڈاک)۔ آج حضور صبح نو بجے دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ دس بجے حضور نے احباب جماعت سے ملاقات شروع فرمائی۔ ظہر کی نماز تک ۱۸۳ افراد نے حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ ڈیڑھ بجے نماز ظہر و عصر پڑھانے کے بعد حضور نے دوبارہ ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ شام سوا چار بجے حضور ہال میں تشریف لائے۔ جہاں لجنہ اماء اللہ کی ممبرات جمع تھیں۔ لجنہ کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس پڑھے جانے کے بعد حضور نے ممبرات لجنہ سے خطاب فرمایا۔ جو سوا چھ بجے تک جاری رہا۔ حضور نے فرمایا یہ وہ زمانہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی بشارت دی گئی تھی۔ اس بشارت کا مقصد یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنا کر انسانِ کامل (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے۔ اب اسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اپنی حقیقی پاکیزگی کے ساتھ دُنیا میں قائم کیا جائے گا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے احمدی مستورات پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کے دو حصے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ مثالی احمدی بنیں۔ اُن کے لباس۔ گفتار اور کردار میں اسلام کی تصویر نظر آئے۔ خصوصاً انگلستان اور یورپ میں رہنے والی احمدی خواتین کو اپنا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ بجائے اس کے کہ وہ اُن کی نقل کریں۔ اس ضمن میں حضور نے قرآنی پردے کا حقیقی مفہوم واضح کیا۔ اور آیت قرآنی الا ما ظہر کی روشنی میں پردہ کے حکم کی وضاحت کی۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کا حکم یہ ہے کہ اس زینت کو جو ایک خاتون اپنے بزرگوں اپنے باپ یا خسر کے سامنے ظاہر کر دیتی ہے۔ عزیزوں کے سامنے ظاہر نہ کرے حضور نے فرمایا۔ ہم اپنے گھروں میں دیکھتے ہیں کہ بیٹیاں باپ کے سامنے بے حیائی کے ساتھ تو نہیں آتیں۔ احمدی گھرانوں کی بیٹیوں کا سر جھکا ہوا ہوتا ہے اور سر کے اُوپر انہوں نے دوپٹہ لیا ہوا ہوتا ہے۔ یہ جو زینت ہے جس کا باپ کے سامنے۔ خسر کے سامنے، بڑے بھائیوں کے سامنے آپ پردہ نہیں کرتیں۔ اس زینت کے متعلق کہا گیا ہے غیر محرم کے سامنے نہیں لانا۔

حضور نے فرمایا۔ باپ کے سامنے کون سی زینت لائی جاتی ہے۔ چہرہ ہی تو ہے جو محرم کے سامنے آئے گا۔ غیر محرم کے سامنے نہیں آئے گا۔ یہ بڑا صاف مسئلہ ہے باقی انسانی فطرت ہزار بہانے تلاش کرے گی لیکن قرآن نے کسی بہانے کی گنجائش نہیں رکھی۔ حضور نے فرمایا یہ صحیح ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور آج بھی پردہ ایک لمبی تربیت چاہتا ہے۔ اگر ایک انگریز عورت عیسائیت سے احمدی ہوتی ہے تو ہم آہستہ آہستہ اس کو کہیں گے کہ اپنا جسم ڈھانک۔ پھر کہیں گے۔ اپنا سر ڈھانکو۔ نظریں نیچی کرو۔ دوسرے سے نظریں نہ ملاؤ۔ لیکن آپ تو پرانے اور لمبے عرصہ سے اور پیدائشی احمدی ہیں۔ آپ کو اُن کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ اپنے مقام کو سمجھیں۔ آپ کو دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بننا چاہیئے۔ حضور نے ڈنمارک کی ایک احمدی خاتون قانتہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ [illegible] میں وہ احمدی ہوئی۔ جتنا پردہ ہونا چاہیئے اس کی پوری پابندی کرتی ہے۔ وہ تو آپ کی لیڈر بن گئی۔ بجائے اس کے کہ آپ اس کی راہ نمائی کریں۔ وہ آپ سے پیچھے آئی اور آگے نکل گئی۔

احمدی خواتین کو ان کے دوسرے فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا، کہ ماں بچے کے درمیان زبان کا بُعد نہیں ہونا چاہیئے۔ حضور نے کہا یہ افسوس کی بات ہے کہ بچے اُردو نہیں بول سکتے اور مائیں انگریزی نہیں بول سکتیں۔ حضور نے فرمایا۔ بچوں کو اُردو سکھائیں تا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ سکیں۔

حضور نے فرمایا۔ جب ایک افریقن یا ڈینش یا جرمن احمدی ہوتا ہے تو وہ عربی ۴۴

ابھی آرام کا وقت نہیں

خدمت کے ہنگامی کاموں کے بعد ایسی مشکلات سے نبرد آزما ہونا ہے جن کا مہیب سایہ ابھی تک دراز ہے

امرائے اضلاع کے لئے انتہائی ضروری اور فوری ہدایات

تمام جماعتیں اور امرائے ضلع فوری طور پر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مستعد ہو جائیں:۔

۱۔ جہاں جہاں سیلاب سے خریف (ساونی) کی فصلیں تباہ ہوئی ہیں۔ وہاں زیادہ سے زیادہ رقبہ کو فوری طور پر زیر کاشت لانے کا انتظام کیا جائے بلکہ کوشش کی جائے کہ ایک ایکڑ زمین بھی ایسی نہ بچے جس پر خریف کی فصل کاشت نہ کی جا سکے۔

مشورہ:۔ (ا) جہاں جہاں مکئی کا ایسا بیج مہیا ہو سکے جو ساٹھ سے پچھتر دن میں پک کر تیار ہو جاتا ہے۔ وہاں بلا تاخیر مکئی کاشت کروائی جائے۔ تاکہ گندم کی کمی کے باعث اناج کی کمی کسی حد تک پوری ہو سکے۔

(ب) جہاں ایسا بیج مہیا نہ ہو۔ وہاں پوہنی رایہ یا جلد پکنے والے توریہ کی کاشت کروائی جائے۔ سیالکوٹ کے علاقے میں توریہ یا رایہ کا بہتر بیج مل سکتا ہے۔

ضروری احتیاط:۔ اس بات کی احتیاط کی جائے کہ وہ بیج ہی کاشت کئے جائیں جو نومبر کے تیسرے ہفتے تک پک کر تیار ہو جائیں تاکہ بعد ازاں گندم کی لیٹ فصل لگانے کا مناسب وقت موجود ہو۔

گندم کی لیٹ کاشت کی قسمیں خصوصاً ایس۔۲۷۴ جہاں دستیاب ہو۔ فوری طور پر آئندہ بیج کے لئے محفوظ کر لی جائے۔

۲۔ جو دیہات سیلاب سے متاثر نہیں ہوئے اور ان کے گندم کے ذخیرے بچ گئے ہیں ان کے لئے فوری طور پر ہدایت جاری کی جائے کہ:۔

اوّل:۔ قابل فروخت زائد از ضرورت گندم کی مقدار سے امیر ضلع کو مطلع کریں۔

دوم:۔ احباب نے اپنے گھر کے استعمال کے لئے جو گندم محفوظ کی ہوئی تھی اس کے متعلق امرائے ضلع کو مطلع کریں کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں وہ اس میں سے کس حد تک بچا کر متاثرہ لوگوں کے لئے پیش کر سکیں گے۔

نوٹ:۔ امراء ضلع مہربانی فرما کر جلد از جلد ان دونوں کاموں کے لئے سیکرٹریان زراعت و امور عامہ کے علاوہ ایک دو اور مستعد نوجوانوں پر مشتمل کمیٹیاں بنا دیں۔ جو مندرجہ بالا کاموں کی ذاتی نگرانی کریں۔ صرف تحریری ہدایات پر اکتفا نہ کی جائے۔

ان تمام کوائف سے جو ضلع بھر میں جمع ہوں، نظارت امور عامہ کو مطلع کیا جائے۔ اس کام کی خوش اسلوبی سے سرانجام دہی کے لئے جہاں تک ممکن ہو جماعتوں میں ایسے مستعد اور ذہین کارکن بھجوائے جائیں جو اپنے سامنے کام مکمل کروا کر ضلعی نظام کو رپورٹ دیں۔

نیز جہاں تک خریف کی کاشت کا تعلق ہے۔ آپ کا فیض محض احباب جماعت تک ہی محدود نہ رہے، بلکہ بلا تمیز سب کے لئے عام ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو انسانیت کی بے لوث خدمت کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۴۴۔ سیکھتا ہے اور اُردو سیکھتا ہے تاکہ قرآن کریم اور اس کی وہ تفسیر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں فرمائی ہے پڑھ سکے۔ حضور نے اس سلسلہ میں عبدالوہاب صاحب افریقن کی مثال دی کہ وہ اُردو اور پنجابی بولتے اور پڑھتے ہیں اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ دونوں فرائض پورے کر کے ہی مستورات خدا تعالیٰ کے اُن انعامات اور فضلوں کی وارث بن سکتی ہیں جو خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے لئے مقدر فرمائے ہیں۔ شام سوا ۶ بجے تک حضور کا خطاب جاری رہا۔

نماز مغرب عشاء سے قبل تقریباً ایک گھنٹہ تک حضور نے مسجد کے لان میں چہل قدمی فرمائی۔

حضور کی طبیعت بفضل اللہ تعالیٰ اچھی ہے پاکستان میں سیلاب کی خبروں سے حضور بہت فکر مند ہیں۔

روزنامہ
الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ظہور ۱۳۵۲ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاجزانہ راہیں اختیار کرنے کی اہمیت

موجودہ سیلاب نے پنجاب اور سندھ میں جس قدر وسیع پیمانہ پر تباہی و بربادی پھیلائی ہے اور یہ سیلاب جس ہولناک جانی و مالی نقصان پر منتج ہوا ہے اس خطہ کی تاریخ اس کی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔ روزنامہ "امروز" لاہور کے مشہور کالم نویس عنقا نے سیلاب کی تباہ کاری اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی انتہائی سنگین صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"سفاک سیلاب کی جو لہر سیالکوٹ کے مقام پر پاکستان کے جسم میں اتری تھی وہ جنوب میں حیدرآباد تک مسلسل اترتی چلی جا رہی ہے بلکہ اس کے زرخیز ترین حصہ میں شادابی کے قدم اکھڑ گئے ہیں۔ بستیاں الٹ گئی ہیں، زندگی ڈگمگا گئی ہے، آسودگی کی جڑیں کٹ گئی ہیں۔ سرزمین پاکستان کے شمال سے جنوب تک اندھا پانی چنگھاڑتا پھر رہا ہے اور انسان چیونٹیوں کی طرح درختوں اور ٹیلوں سے چمٹ کر رہ گئے ہیں۔"

(امروز ۲۷ اگست ۱۹۷۳ء ص۳)

ایسے ہلاکت خیز سیلاب سے دوچار ہو کر اکثر لوگ پکار اٹھے ہیں کہ یہ کوئی معمولی سیلاب نہیں بلکہ ہمارے گناہوں کی پاداش میں عذاب الٰہی کے طور پر نازل ہوا ہے متعدد اخبارات و رسائل اور مذہبی راہنما اپنی حتمی رائے کا اظہار کر چکے ہیں کہ یہ عذاب الٰہی ہے جو مسلسل حکم عدولی کرنے والی قوموں پر نازل ہوا کرتا ہے۔ یہی تاثر عوام کا بھی ہے۔ چنانچہ اخبارات میں آئے دن ایسے خط شائع ہو رہے ہیں جن میں اس سیلاب کو خدا تعالیٰ کا عذاب قرار دیا جا رہا ہے۔ ایک صاحب ایڈیٹر "نوائے وقت" کے نام اپنے ایک مکتوب میں رقمطراز ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ خدائے جبار و قہار کا عذاب ہم پر آ چکا ہے۔ چونکہ ہم احساس سے محروم ہو چکے ہیں، ہم میں ضمیر ختم ہو چکا ہے اس لئے ہم محسوس نہیں کر رہے روز افزوں کی اس قدر بارشیں اور دریاؤں میں طغیانی، مکانوں اور بستیوں کا انہدام، معمولی باتوں پر جھگڑے اور قتل و غارت یہ خدائے رحیم و برتر کا قہر نہیں تو اور کیا ہے!"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۲ اگست ۱۹۷۳ء ص۴)

جب یہ امر عوام و خواص کے نزدیک مسلم ہے کہ موجودہ سیلاب خدائی عذاب کا آئینہ دار ہے تو پھر پوری قوم کا یہ فرض ہے کہ وہ اُس غرض کو پورا کرنے والی بنے جس کی خاطر رحمن و رحیم خدا ایسے کڑے وقت اپنے بندوں پر لایا کرتا ہے۔ وہ غرض یہی ہے کہ اس کے بندے اپنے برے افعال سے باز آ کر اس کی طرف جھکیں تضرع اور ابتہال کیساتھ اس کے حضور دعائیں مانگیں اور اسکے رحم کے طالب ہوں اور عاجزانہ راہیں اختیار کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے عذابوں کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۴۳)

اور ہم تجھ سے پہلی قوموں کی طرف (رسول) بھیج چکے ہیں اور (ان رسولوں کے آنے کے بعد) ہم نے انہیں (یعنی منکرین کو) اس لئے مالی اور جسمانی تکلیفوں میں مبتلا کیا تھا کہ وہ عجز اختیار کریں۔

اس آیہ کریمہ سے صاف عیاں ہے کہ خدا تعالیٰ قومی سطح پر مالی اور جسمانی تکلیفوں میں لوگوں کو اس لئے مبتلا کرتا ہے کہ وہ نصیحت پکڑیں اور باہم ہر قسم کے ظلم اور زیادتیوں اور بے اعتدالیوں سے باز آ کر عاجزی اختیار کریں اگر وہ اپنی اصلاح کر کے عاجزانہ راہیں اختیار کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حضور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت بنا لیتے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں آ جاتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اس قسم کے عذابوں سے کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتے اپنے افعال و کردار میں کوئی تبدیلی نہیں لاتے نیز بے اعتدالیوں اور ایک دوسرے کے خلاف زیادتیوں سے باز نہیں آتے تو خدا تعالیٰ وقتی طور پر اس مصیبت کو ٹال تو دیتا ہے لیکن اس لئے کہ وہ اپنی من مانی کرتے ہوئے اور زیادہ بے اعتدالیوں کے مرتکب ہوں اور جب وہ ان بے اعتدالیوں میں حد سے زیادہ گزر جاتے ہیں تو پھر وہ انہیں اچانک پکڑتا ہے اور ایسا پکڑتا ہے کہ پھر ان کے لئے بچاؤ اور فرار کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔ چنانچہ اگلی ہی آیات میں اللہ تعالیٰ ایسی قوموں کا ذکر کرتے ہوئے جنہوں نے مالی اور جسمانی تکلیفوں سے کوئی نصیحت حاصل نہیں کی اور اپنی بے راہ روی میں بڑھتے ہی چلے گئے فرماتا ہے:۔

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝

(الانعام آیات ۴۴، ۴۵)

پھر کیوں نہ ایسا ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تھا تو وہ عجز اختیار کر لیتے بلکہ ان کے دل تو اور بھی سخت ہو گئے اور شیطان نے جو وہ کرتے تھے اسے انہیں خوبصورت کر کے دکھایا اور پھر جب وہ اُس امر کو بھول گئے جو انہیں یاد دلایا جاتا تھا تو ہم نے اُن پر ہر ایک چیز کے دروازے کھول دئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہو گئے جو انہیں دیا گیا تھا تو ہم نے انہیں اچانک عذاب میں مبتلا کر دیا جس پر وہ یکدم ناامید ہو گئے۔

پس قومی سطح پر مالی اور جسمانی تکلیفیں آنے پر پوری قوم کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ تضرع اور عاجزانہ راہیں اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکے۔ ایسا کرنے کے نتیجہ میں وہ قوم خدائی امان کے نیچے آ جاتی ہے بصورت دیگر وہ قوم ہر آن خطرہ میں ہوتی ہے کہ کہیں خدا تعالیٰ کی ایسی گرفت کے نیچے نہ آ جائے کہ پھر بچاؤ کی امید ہی ختم ہو جائے۔ موجودہ ایام میں جبکہ ہمارا ملک ایک انتہائی خوفناک سیلاب کی زد میں آیا ہوا ہے پوری قوم اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے سنگین مسائل سے پوری ہمت، پورے حوصلے اور بڑی پامردی کیساتھ نپٹ رہی ہے اور حکومت بھی اپنے سارے وسائل بروئے کار لا کر ان مسائل کو حل کرنے میں دن رات منہمک ہے۔ عوام کا بلند حوصلہ اور حکومت کی چوکسی مستعدی اور فرض شناسی بہر طور قابل ستائش ہے۔ یہ سرگرمی اور دوڑ دھوپ اس امر کی آئینہ دار ہے کہ انشاء اللہ العزیز ایسے قیامت خیز اور ہلاکت انگیز سیلاب کے اثرات جلد کالعدم ہو جائیں گے اور ہماری معیشت کا رخ بہت جلد ترقی اور خوشحالی کی طرف پھر مڑ جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ امر ضروری اور اشد ضروری ہے کہ ہمارے عوام کیا چھوٹے اور کیا بڑے لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ کے ماتحت اس سیلاب سے نصیحت پکڑیں، اللہ تعالیٰ کے آستانے پر جھکیں، ہر قسم کی بے اعتدالیوں سے باز آ کر احکام خداوندی کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر قسم کی زیادتیوں سے باز آ کر عاجزی اور فروتنی اختیار کریں تا ہماری قوم اللہ تعالیٰ کی امان کے نیچے آ کر ہر قسم کی ارضی و سماوی آفات سے محفوظ ہو جائے۔ آمین

ہفتہ وصولی چندہ تحریک جدید کے متعلق رپورٹ

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ یکم اگست تا سات اگست ہفتہ وصولی تحریک جدید منا چکی ہیں۔ تمام سیکرٹریان تحریک جدید مجالس خدام الاحمدیہ کا وصول شدہ چندہ جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں اور ان کی کارروائی کی مکمل رپورٹ بھی ارسال فرمائی جائے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سزا کی ضرورت، اہمیت اور افادیت کے متعلق اسلامی نظریہ

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ فجی

آج کل امریکہ اور یورپین ممالک میں یہ تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ کہ نہ صرف موت کی سزا بلکہ کوڑوں کی بدنی سزا بھی منسوخ ہونی چاہیئے۔ فجی کی پارلیمنٹ میں بھی گذشتہ دنوں موت کی سزا (CAPITAL PUNISHMENT) اور کوڑوں کی سزا (CORPORAL PUNISHMENT) کی منسوخی کے لئے بل پیش ہوا۔ کافی بحث و تمحیص کے بعد بل کثرت آراء سے رد کر دیا گیا اور موت کی سزا اور کوڑوں کی سزا دونوں بحال کر دی گئیں۔ اسی سلسلہ میں ریڈیو فجی نے ایک مذاکرہ منعقد کرنے کا اہتمام کیا اور مختلف افراد کو دعوت دی کہ وہ ان سزاؤں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ مدعو افراد میں خاکسار بھی شامل تھا۔ چنانچہ میں نے ریڈیو پر "سزا کی ضرورت، اہمیت اور افادیت کے متعلق اسلامی نظریہ" کے بارے میں جو تقریر کی وہ ہدیہ ناظرین ہے:۔

برادران! سوال زیر بحث کے متعلق میں اسلام کا نقطۂ نگاہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اسلام ایک مکمل، عالمگیر اور جامع دین ہونے کا مدعی ہے۔ چنانچہ ہماری پاک کتاب قرآن کریم میں ہے:۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (مائدہ)

یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے۔ پس اسلام بنی نوع انسان کی انفرادی اور اجتماعی ضروریات کا ضامن ہے وہ ایسا لائحہ عمل تجویز کرتا ہے۔ جس میں اکنافِ عالم میں بسنے والے جملہ انسانوں کی رہنمائی کا حق ادا کیا گیا ہے اور عدل و انصاف کے ترازو سے ساتھ ہر ایک کے حقوق خواہ وہ مشرقی ہو یا مغربی اسود ہو یا احمر، عورت ہو یا مرد، غریب ہو یا امیر ایسے طور پر متعین کئے ہیں کہ سب کو پورے کے پورے حقوق مل گئے ہیں۔ اسلام کی تعلیم کو اگر صحیح رنگ میں اپنایا جائے تو ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے گا۔ جو مثالی ہوگا۔ دنیا، امن، صلح اور آشتی کی فضا میں سانس لے گی اور جرائم اور سزاؤں کا حصہ اس میں بہت ہی کم ہوگا۔

اقتصادی لحاظ سے اسلام نے تمام انسانوں کو مساوات کے میدان میں لا کھڑا کیا ہے۔ غرباء کی امداد اور بہبودی کے لئے امراء پر زکوٰۃ کا فریضہ عائد کیا۔ ملکی دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے بچانے کے لئے سود کی ممانعت کی۔ مرنے والے کے ورثہ میں پورے خاندان کو حصہ رسدی حقدار قرار دیا۔ حکومت پر فرض عائد کیا کہ وہ ہر ایک فرد کی خوراک لباس اور رہائش کا انتظام کرے۔ اسطرح اسلام نے اس بے چینی کے دور کرنے کا سامان کیا جو مالی پریشانی کی وجہ سے انسان کو جرائم کے ارتکاب کی طرف مائل کر دیتی ہے۔

تمدن اور معاشرت کے سلسلہ میں ایسی تعلیم دی جو افراد کو سوسائٹی میں مفید اور کارآمد وجود بنا دیتی ہے۔ مردوں کے حقوق الگ مقرر کئے۔ عورتوں کے حقوق الگ۔ تعلیم کا حصول کیا مردوں اور کیا عورتوں کیلئے ضروری قرار دیا۔ لیکن مرد کا دائرہ عمل الگ معین کیا۔ اور عورت کا الگ آزادانہ اختلاط کے تمام راستے بند کر دیئے عورتوں کے لئے پبلک ناچ اور گانا ممنوع قرار دیا۔ اور ان کے لئے پردہ کی حدود قائم کیں۔ عورتوں کے حقوق کے پامال کرنے کے تمام مواقع ختم کر دیئے اور ان کا وقار، عزت اور شان قائم کرنے کے جملہ مواقع بہم پہنچائے۔ بیرونی کاموں کی ذمہ داری عام طور پر مردوں پر ڈالی اور گھر کے اندرونی کاموں اور اولاد کی تربیت کی ذمہ دار عورت کو قرار دیا۔ غضِ بصر کا حکم دیا۔ ہر فرد کو عفت کے اصول پر کاربند رہنے کی تلقین کی، رہبانیت کو ناجائز قرار دیا اور بتایا کہ شادی کرو تاکہ معاشرہ میں خرابی سرایت نہ کرنے پائے۔

شراب سے کلی اجتناب کا حکم دیا تا عقل و خرد سے عاری ہو کر انسان جرائم کا مرتکب نہ ہو۔ جوا کی ممانعت کی جو اخلاقی حدود سے انسان کو نکال کر روپیہ کے بے جا مصرف پر آمادہ کرتا اور قابل مواخذہ گناہوں کا عادی بنا دیتا ہے

پھر انفرادی اور اجتماعی اصلاح و بہبودی کے لئے اخلاق کی ایک جامع تعلیم بیان کی۔ برے اخلاق کو تفصیل سے واضح کیا اور ان سے بچنے کے طریق بیان کئے۔ اخلاقِ حسنہ پر الگ روشنی ڈالی اور اس کے مدارج بیان کئے۔ تا انسان ان کو درجہ بدرجہ طے کرتا چلا جائے۔ اور آخری منزل کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

پھر سب سے بڑھ کر تقویٰ پر زور دیا اور بتایا کہ زندگی کے ہر موڑ پر تقویٰ کو مدنظر رکھو چنانچہ فرمایا

یا ایھا الذین امنوا اتقوا
اللہ حق تقاتہ ولا تموتن
الا و انتم مسلمون
(آل عمران)

یعنی اے ایمان دارو! اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی صورت میں موت آوے کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔"

تقویٰ کا مفہوم یہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام کرنے سے پہلے انسان سوچے اور غور کرے کہ اس کے بارے میں اللہ کا حکم کیا ہے آیا اللہ تعالیٰ اس کام سے خوش ہوگا یا یہ کام اس کی ناراضگی کا باعث بنے گا۔ پھر اللہ سے ڈر کر وہ کام ترک کرے جو اس کی ناراضگی کا باعث ہے۔ اور وہ کام کرے جس سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ یہی وہ تقویٰ کی روح ہے جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ قانون کا ڈر تو انسان کو ہر وقت نہیں رہتا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی ہستی تو ہر آن اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے انسان کسی حالت اور کسی مقام پر بھی ہو اس سے چھپ نہیں سکتا۔ قانون کے شکنجہ سے تو وہ بچ سکتا ہے مگر اس عالم الغیب اور احکم الحاکمین ہستی سے بچنا کیسے ممکن ہے!

غرض اسلام نے ہر فطرت کے لئے نہایت جامع پُرحکمت اور نہایت پاکیزہ تعلیم پیش کی ہے۔ جو نہ صرف گناہ کے مبادی کو روک دیتی ہے بلکہ ایک عمدہ ماحول اور اعلیٰ قسم کی شاہراہ مہیا کرتی ہے جس پر چل کر انسان صاف، پسندیدہ اور پُرامن زندگی کا نمونہ بن سکتا ہے لیکن جو لوگ اس کے باوجود جرائم کا ارتکاب کر کے نقضِ امن کا موجب بنتے ہیں۔ اسلام نے ان کو سزا کا مستحق قرار دیا ہے۔ چنانچہ قاتل، چور، زانی اور زنا کا جھوٹا الزام لگانے والوں کے لئے سزائیں مقرر کی گئی ہیں:۔

۱۔ قاتل کے لئے قصاص کے طور پر موت کی سزا مقرر کی ہے۔ لیکن یہ سزا ہر صورت میں نہیں ہے بلکہ اگر مقتول کے ورثاء معاف کرنے کے لئے رضامند ہو جائیں تو موت کی سزا معاف ہو جائے گی۔

۲۔ چور کی سزا کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ
فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَاۤءً
بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ
(المائدہ)

یعنی جو مرد چور ہو اور جو عورت چور ہو ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ اللہ کی طرف سے اس جرم کے بدلہ میں جس کے وہ مرتکب ہوتے ہیں سزا کے طور پر ہے۔

چور کے ہاتھ کاٹنے کی جو سزا مقرر کی گئی ہے یہ سزا ہر چور کی نہیں بلکہ اس کے لئے شرائط ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:۔

۱۔ عادی چور ہو جو بلا ضرورت چوری کرے

۲۔ ایک معین رقم سے کم کی چوری پر سزا نہیں ہوگی جو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دس درہم ہے اور امام مالک اور امام شافعیؒ کے نزدیک تین درہم ہے:

۳۔ کھانے کی چوری پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چور کو سزا نہیں دی۔

۴۔ درخت سے تازہ پھل توڑنے پر سزا قطع ید کی نہیں ہوگی۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا قطع فی ثمر ولا کثر

یعنی تازہ پھل توڑنے پر قطع ید کی سزا نہیں ہے ابوداؤد۔ ترمذی اور نسائی میں یہ حدیث ہے۔

۵۔ قریبی رشتہ دار کا مال چوری کرنے پر قطع ید کی سزا نہیں ہوگی جن کے اموال میں اشتراک کا احتمال ہو۔

۶۔ چور کا عاقل اور بالغ ہونا ضروری ہے ورنہ سزا نہیں ہوگی۔ چنانچہ صغیر اور مجنون کو سزا سے مستثنیٰ کیا گیا ہے گونگے اور اندھے کو بھی مستثنیٰ قرار دیا گیا۔
(در مختار)

۷۔ اگر جبراً چوری کرائی جائے تو قطع ید کی سزا نہیں ہوگی۔

۸۔ بیت المال سے چوری کرنے پر بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سزا نہیں دی۔

۹۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لیس علی خائن ولا منتھب
ولا مختلس قطع (نسائی)

یعنی امانت میں خیانت کرنے والے اعلانیہ لوٹنے والے اور اچک کر لے جانے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

مطلب یہ کہ ان کو چور قرار دے کر قطع ید والی سزا نہیں دی جائے گی، بلکہ حکومت ان کے مناسب تعزیری سزا دے گی۔ (باقی)

ایک احمدی بچے کی نمایاں کامیابی

یہ خبر خوشی کے سنی جائے گی کہ میرے لڑکے برخوردار مبشر احمد نے پشاور بورڈ سے ایف۔ ایس سی۔ (پری میڈیکل) کا امتحان اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگوں کی دعا سے ۷۱۲ نمبر حاصل کر کے اعلیٰ فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے الحمد للہ۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ کامیابی اللہ تعالیٰ ہر طرح مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

نثار احمد فاروقی مکان ۲۰۳۵ کوچہ رسالدار، پشاور شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر درس القرآن کلاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختتام پذیر ہو گئی

کلاس کے اہم اور ضروری کوائف

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر درس القرآن کلاس اس سال بھی حسب معمول بخیر و خوبی کامیابی سے ختم ہو گئی۔

۲۸ جولائی سے ۲۷ اگست تک اس کلاس کا سلسلہ جاری رہا بارشیں بھی ہوئیں۔ اور شدید سیلاب بھی آیا۔ لیکن اساتذہ اور طلبہ نے بڑی ہمت کے ساتھ دیگر رفاہی کاموں کے ساتھ ساتھ اس کلاس کے نصاب کو بھی پورا کیا۔ تین پارے قرآن مجید کے پڑھائے گئے۔ سو احادیث کا درس دیا گیا۔

یہ سو احادیث عزیزم مکرم مربی سلسلہ مولوی عبدالباسط صاحب شاہد نے مرتب کیں جنہیں اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن کی طرف سے کتابی شکل میں شائع کر کے تمام طلبہ و طالبات میں تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں عربی اسباق محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کے مرتب کردہ بھی طبع کروائے گئے اور باقاعدہ پڑھائے گئے۔ علم کلام اور دیگر ضروری علوم کے علاوہ علماء سلسلہ میں سے مندرجہ ذیل احباب نے اس کلاس میں علمی تقاریر فرمائیں۔

۱۔ خاکسار ابوالعطاء
۲۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
۳۔ ″ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب
۴۔ ″ مولانا عبدالمالک خان صاحب
۵۔ ″ مولانا نسیم سیفی صاحب
۶۔ ″ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۷۔ ″ مولوی دین محمد صاحب ایم اے
۸۔ ″ شیخ نور احمد صاحب منیر
۹۔ ″ میر مسعود احمد صاحب
۱۰۔ ″ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کلاس کے جملہ انتظامات کے سلسلہ میں شروع جولائی میں نظارت اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن کی اعانت کے لئے ایک کمیٹی مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل منظور فرمائی تھی۔

۱۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۲۔ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب
۳۔ ″ چوہدری حمید اللہ صاحب
۴۔ ″ شیخ مبارک احمد صاحب
۵۔ ″ مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
۶۔ ″ سید عبدالحی صاحب
۷۔ ″ چوہدری بشیر احمد صاحب [illegible]
۸۔ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب
۹۔ ″ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی

الحمد للہ کہ اس کمیٹی کے جملہ ارکان نے بڑی محنت سے اپنے فرائض کو ادا کیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

عرصہ تدریس میں سیلاب کی وجہ سے اس کلاس کے نوجوانوں نے بھی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر ہدایت مصیبت زدگان کی امداد کی اور مختلف مقامات پر جا کر پانی میں گھرے ہوئے لوگوں کو بچایا اور ان تک خوراک پہنچائی مکرم افسر صاحب دارالضیافت نے ان طلباء کی تعلیم کے ساتھ ساتھ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے جفاکشی کی بہت تعریف کی ہے اسی دوران مسجد گول بازار میں چھت کا لنٹل ڈالنے کا موقعہ پیدا ہوا۔ اور بارش کے خطرہ کی وجہ سے طلباء کی ایک بڑی تعداد نے بھی مقامی احباب کے ساتھ مل کر آدھی رات تک بڑی محنت سے یہ کام کیا۔ اللہ کے فضل سے یہ کام بھی بخیر و خوبی انجام کو پہنچا۔

سیلاب زدگان کے ربوہ میں آنے کی وجہ سے ہزاروں لوگوں کے کھانے کا انتظام کرنا ضروری تھا۔ اس کام میں بھی دارالضیافت میں متعدد طلبہ نے کھانا تیار کرنے میں کارکنوں کی امداد کی اور بیسیوں طالبات نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا کی زیر نگرانی روٹیاں پکانے اور کھانا تیار کرنے کا فرض ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ سب طلبہ و طالبات کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

نصاب ختم ہونے پر مورخہ ۱۷ اگست بروز جمعہ صبح ۸ بجے طلباء و طالبات کا امتحان لیا گیا۔ جس میں ۱۱۵ طالبات اور ۱۰۳ طلبہ نے حصہ لیا۔ نتیجہ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اور اوّل دوم سوم آنے والوں میں انعامات کی تقسیم کا اہتمام ہو گا۔ انشاء اللہ۔

طلباء کی مختصر سی الوداعی تقریب ایوان محمود میں بعد نماز جمعہ منعقد ہوئی جس میں انتظامی کمیٹی کے تمام اراکین نے شرکت فرمائی اور آخر میں خاکسار نے طلبہ کو چند نصائح کیں بعد ازاں تمام حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور دعا کی گئی۔ اور طلباء کو جو موجودہ سیلابی حالات سے گھروں کو نہیں پہنچ سکتے تھے (ربوہ سے) جانے کی اجازت دے دی گئی۔

طالبات کے سلسلہ میں سارا انتظام محترمہ حضرت صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے فرمایا ہے اور انہیں کی نگرانی میں باہمی مشورہ سے سفر کے راستوں کے کھلنے کے مطابق بچیوں کو اپنے گھروں میں بھجوایا جا رہا ہے۔

خاکسار نے مورخہ ۳۰ جولائی کو افتتاحی تقریب اور طلباء و طالبات کے حالات کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لندن رپورٹ بھجوائی تھی حضور نے جواباً تحریر فرمایا ہے:۔

"آپ کا خط محررہ ۳۰ جولائی ملا جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فضل عمر درس القرآن کلاس کا انعقاد پڑھنے پڑھانے والوں اور تمام جماعت کے لئے بابرکت کرے۔ وھو المجیب

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں میری طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے"

(دستخط حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

ماہ صیام میں حفاظ کی ضرورت

ماہ صیام غالباً ۲۹ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ جس کے لئے نظارت ھذا کو اُن حافظ صاحبان کے پتہ جات درکار ہیں جو ماہ صیام میں مرکز کے انتظام کے ماتحت مختلف جماعتوں میں جا سکیں۔ وہ خود نیز امراء و صدر صاحبان ایسے حفاظ کے پتہ جات ۱۰ ستمبر ۱۹۷۳ء تک دفتر اصلاح و ارشاد کو بھجوا دیں۔ تا پروگرام کے مطابق بروقت ان کو بھجوایا جا سکے۔

اسی طرح جن جماعتوں کو حفاظ کی ضرورت ہو وہ بھی اپنی درخواستیں اسی تاریخ تک نظارت ھذا میں بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

سعید اللہ فوراً گھر آجاؤ

میرا لڑکا سعید اللہ طالب علم ملٹری کالج جہلم جو اپنا نام نواز احمد بھی بتاتا ہے ۸ اگست ۱۹۷۳ء کو گھر سے تیار ہو کر (جہلم) کالج گیا مگر بارش اور پانی کی وجہ سے اسے کئی روز دارالضیافت ربوہ میں رہنا پڑا۔ اگر کوئی دوست عزیز سعید اللہ کو گھر پہنچا دیں تو ان کی بہت مہربانی ہوگی۔ علاوہ خرچ سفر مبلغ پانصد روپیہ ان کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ لڑکے کا حلیہ یہ ہے قد پانچ فٹ تین انچ رنگ گندمی جسم فربہ چہرے پر کیل زبان میں معمولی لکنت۔ ہم لوگ بہت پریشان ہیں۔ عزیز کو بالکل کچھ نہیں کہا جائے گا۔

المشتہر احسان اللہ خان 7/8-B نزد گورنمنٹ کالج سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

گل گھوٹو

جانوروں کا خناق جسے گھوٹو بھی کہتے ہیں کی وبا ملک میں پھیل رہی ہے ہر جانور کو ایک ایک پیکٹ

خناق روک

بطور حفظ ماتقدم کھلائیں بیمار جانور کو دو پیکٹ

اکسیر گھوٹو

پندرہ منٹ سے دو چار گھنٹہ تک کے وقفہ سے کھلائیں، جانوروں کی امراض کا رسالہ مفت۔ فی پیکٹ ۱/- درجن پر کمیشن

کیمو ہومیو ریسرچ کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو فارمیسی گول بازار ربوہ فون ۱۶۷

ایک لاجواب اور مجرب بے نظیر سرمہ

سرمہ خورشید

آنکھوں کی جملہ امراض!

خارش، پانی بہنا، موتیابند، ککرے وغیرہ کے لئے لاجواب تحفہ فی شیشی ۲۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

درخواست دعا

میری ہمشیرہ اور چھوٹا بھائی لطف الرحمٰن کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (مبارک احمد معلم وقف جدید دانہ دلال ضلع تھرپارکر سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک فوج کی قابلِ قدر خدمات

درختوں کے پتے کھا کر موت سے نبرد آزما عوام کیلئے رحمت کے فرشتے پہنچ گئے

پاک فوج کی بے لوث خدمت اور ایثار کی یاد اس علاقہ میں مدتوں تازہ رہے گی

ربوہ ۲۹ اگست۔ فوج کے جوان جس جوش اور جذبے کے ساتھ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کر رہے ہیں۔ اس کا مشاہدہ آج ہمارے نمائندے نے خود کیا۔ میجر شفقت چیمہ کی معیت میں ہمارے نمائندہ خصوصی نے یہاں سے ۱۶ میل دور جا کر ۲۳ گاؤں اور ڈیروں کا دورہ کر کے فوج کے جوانوں کو عملی کام کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ دورہ کشتی پر۔ پیدل اور گھوڑوں پر کیا گیا۔

بخش والا میں فوج نے اپنا ایک کیمپ قائم کیا ہوا ہے اور اس کیمپ کے ماتحت دو مزید کیمپ جھنگڑ والہ اور ڈھمن ہراں میں لگے ہوئے ہیں۔ جو تین تین میل کے دائرے میں خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ ان کیمپوں سے مصیبت زدہ افراد کو کھانے پینے کی خشک اشیاء اور ادویات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ فوج کے جوان انتہائی مشقت اٹھا کر بعض دفعہ کئی کئی میل تک پانی میں اور کئی جگہ دور تک گھٹنوں گھٹنوں کیچڑ میں چل کر امدادی سامان کی بوریاں اپنے سروں پر اٹھا کر متاثرہ افراد تک پہنچتے ہیں۔ ان کی تقسیم کا طریق کار ایسا ہے کہ تباہ شدہ دیہات میں کوئی ضرورت مند خاندان ایسا نہیں ہے جس تک امداد نہ پہنچ رہی ہو۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ فوج جس علاقے میں گئی وہاں اس سے پہلے کوئی امداد نہیں پہنچی تھی۔ اور بچے عورتیں اور مرد بھوک کے مارے پانی میں بھیگی ہوئی خراب شدہ گندم بھون بھون کر کھا رہے تھے۔ ایک جگہ کے لوگوں نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ انہوں نے درختوں سے پتے اتار کر کھانے شروع کر دیئے تھے۔ ان دیہات تک پہنچنے کے لئے کوئی براہ راست سڑک یا راستہ موجود نہیں ہے۔ فوج نے پہلے نقشوں کے ذریعہ اس علاقہ کا سروے کیا اور اس کے بعد سولہ میل کا چکر کاٹ کر ایک راستہ تلاش کیا جہاں تک گاڑی جا سکتی ہے یعنی بخش والا تک۔ اس جگہ کو مرکز مقرر کر کے یہاں سے قریب قریب کے متاثرہ دیہات میں کھانے پینے کا سامان بھنے ہوئے چنے اور ادویات سیلاب زدگان تک پہنچائیں۔

اس علاقے کے لوگ فوج کے جوانوں کے بے حد ممنون ہیں۔ جھنگڑ والا اور بخش والا کے عوام جو سیلاب سے متاثر نہیں ہوئے۔ فوج کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹانے لگے ہیں۔ چنانچہ جھنگڑ والا میں ایک زمیندار سید امداد علی شاہ نے اپنی ٹرالی اور ٹریکٹر بخش والا سے کھانا وغیرہ لانے کے لئے فوج کے حوالے کر دی ہے یاد رہے کہ اس جگہ بھاری گاڑیوں کا چلنا بہت مشکل ہے۔ اسی طرح جھنگڑ والا کے رہنے والے محمد صادق شب و روز فوج کے ساتھ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ ان کا جذبہ بھی بہت قابل تعریف ہے۔

لوگوں کا سب سے بڑا مسئلہ

یہاں کے لوگوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ان کے سر چھپانے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے ان کا کہنا یہ ہے کہ اگر ہمیں حکومت کی طرف سے عارضی طور پر خیمے دیئے جائیں تو گرمی۔ دھوپ اور بارش وغیرہ سے بچاؤ کی کوئی صورت ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ نئی فصل کے لئے بیج کی بھی اشد ضرورت ہے۔ حکومت کی طرف سے ان بے گھر لوگوں کو بیج کی سہولت مہیا کر دی جائے تو بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

ولادت

مکرم چوہدری صادق علی صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ ابن محترم چوہدری رحمت علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۳۰ جولائی ۱۹۷۳ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح زندگی عطا کرے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

لاہور میں خدمت کے جذبہ سے سرشار

احمدی خواتین بھی اپنے بھائیوں کا ہاتھ بٹا رہی ہیں

نقدی پارچات آٹا اور دوسری اشیاء اکٹھی کر کے ریلیف کیمپ میں پہنچائی جا رہی ہیں

لاہور۔ (نمائندہ خصوصی) حالیہ سیلاب میں جہاں احمدی نوجوانوں نے بے مثال بہادری، اعلیٰ درجہ کے ایثار اور لاجواب قربانی کی مثالیں قائم کی ہیں۔ وہاں ہماری بہنوں کے دل بھی ہمدردیٔ بنی نوع انسان کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ خدمت کی جو تڑپ اللہ تعالیٰ نے ان کے سینوں میں موجزن کی ہوئی ہے اس کا مظاہرہ لاہور میں اس طرح دیکھنے میں آیا کہ یہاں کی لجنہ اماء اللہ نے از خود بغیر کسی تحریک کے اپنی صدر محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ کی زیر نگرانی اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے سامان اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ اب تک اُن کی طرف سے -/۱۳۰۰ روپے نقد۔ ۱۴۰۰ سے زائد پارچات۔ ۴۰ جوڑے مکمل کپڑوں کے ۵۰ جوڑے جوتے اور ایک من سے زائد آٹا جماعت احمدیہ کے ریلیف کیمپ میں پہنچ چکا ہے۔ خشک دودھ۔ چائے کے پیکٹ۔ بسکٹوں کے پیکٹ دالیں۔ صابن اور اچار کی بڑی مقدار اس کے علاوہ ہے۔

ہمارے نمائندے کے مطابق بہنیں ابھی یہ کام جاری رکھے ہوئے ہیں اور سامان اکٹھا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالحی صاحب ربوہ کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم خواجہ عبدالحی صاحب کریانہ مرچنٹ گول بازار ربوہ کی اہلیہ صاحبہ جو مکرم خواجہ عبدالرحمن صاحب ناظم اطفال الاحمدیہ ربوہ کی والدہ تھیں ۸ اگست کی صبح کو پانچ بجے ۵۴ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ موصیہ تھیں اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں پابند صوم و صلوٰۃ غرباء کا خاص خیال رکھنے اور لجنہ کے کاموں میں شوق سے حصہ لینے والی خاتون تھیں عرصہ سے ذیابیطس کے مرض میں مبتلا تھیں۔ ایک ہفتہ قبل دل کا دورہ پڑا۔ درمیان میں کچھ افاقہ بھی ہوا۔ لیکن پھر حالت بگڑ گئی۔

تین لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی شادی شدہ ہے۔

اسی دن بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی قبر پر دعا بھی مولانا صاحب موصوف نے کرائی احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵